بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴۰

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم چہارشنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۷/۲۲ | ۲۴ صلح ۱۳۴۷ھش ۲۳ شوال ۱۳۸۷ھ ۲۴ جنوری ۱۹۶۸ء | نمبر ۱۴

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا کے ساتھ روحانی اور کامل تعلق پیدا ہونے کا ذریعہ

تمام زندگی خدا کی راہ میں وقف کر دینا اور دعائے فاتحہ میں لگے رہنا

"خدا کے ساتھ روحانی اور کامل تعلق پیدا ہونے کا ذریعہ جو قرآن شریف نے ہمیں سکھلایا ہے۔ اسلام اور دعائے فاتحہ ہے یعنی اوّل اپنی تمام زندگی خدا کی راہ میں وقف کر دینا اور پھر اس دعا میں لگے رہنا جو سورۂ فاتحہ میں مسلمانوں کو سکھلائی گئی ہے۔ تمام اسلام کا مغز دونوں چیزیں ہیں۔ اسلام اور دعائے فاتحہ۔ دنیا میں خدا تک پہنچنے اور یعنی نجات کا پانی پینے کے لئے یہی ایک اعلیٰ ذریعہ ہے بلکہ یہی ایک ذریعہ ہے جو قانونِ قدرت نے انسان کی اعلیٰ ترقی اور وصالِ الٰہی کے لئے مقرر کیا ہے اور وہی خدا کو پاتے ہیں جو اسلام کے مفہوم کی روحانی آگ میں داخل ہوں اور دعائے فاتحہ میں لگے رہیں۔ اسلام کیا چیز ہے وہی جلتی ہوئی آگ جو ہماری سفلی زندگی کو بھسم کر کے اور ہمارے باطل معبودوں کو جلا کر سچے اور پاک معبود کے آگے ہماری جان اور ہمارا مال اور ہماری آبرو کی قربانی پیش کرتی ہے۔ ایسے چشمہ میں داخل ہو کر ہم ایک نئی زندگی کا پانی پیتے ہیں۔ اور ہماری تمام روحانی قوتیں خدا سے یوں پیوند پکڑتی ہیں۔ جیسا کہ ایک رشتہ دوسرے رشتہ سے پیوند کیا جاتا ہے۔ بجلی کی آگ کی طرح ایک آگ ہمارے اندر سے نکلتی ہے اور ایک آگ اوپر سے ہم پر اترتی ہے۔ ان دونوں شعلوں کے ملنے سے ہماری تمام ہوا و ہوس اور غیر اللہ کی محبت بھسم ہو جاتی ہے اور ہم اپنی زندگی سے مر جاتے ہیں۔ اس حالت کا نام قرآن شریف کی رو سے اسلام ہے۔ اسلام سے ہمارے نفسانی جذبات کو موت آتی ہے اور پھر دعا سے ہم از سرِ نو زندہ ہوتے ہیں۔ اس دوسری زندگی کے لئے الہامِ الٰہی ہونا ضروری ہے۔ اسی مرتبہ پر پہنچنے کا نام لقائے الٰہی ہے۔ یعنی خدا کا دیدار اور خدا کا درشن ہے۔ اس درجہ پر پہنچ کر انسان کو خدا سے وہ اتصال ہوتا ہے کہ گویا وہ اس کو آنکھ سے دیکھتا ہے اور اس کو قوت دی جاتی ہے اور اس کے تمام حواس اور تمام اندرونی قوتیں روشن کی جاتی ہیں اور پاک زندگی کی کشمکش بڑے زور سے شروع ہو جاتی ہے۔" (اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۱۲۹، ۱۳۰)

82

اخبار احمدیہ

-- ربوہ ۲۳ جنوری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ عام طبیعت تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے لیکن ابھی کھانسی اور ضعف کی تکلیف چل رہی ہے۔ احباب جماعت التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

-- ربوہ ۲۳ جنوری۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت آج نسبتاً بہتر ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے حضرت سیدہ موصوفہ کی صحتِ کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

-- ربوہ ۲۳ جنوری۔ محترم شیخ محمد دین صاحب ریٹائرڈ مختار عام صدر انجمن احمدیہ کی طبیعت جلسہ سالانہ سے کچھ روز پہلے سے بہت ناساز ہے۔ ان دنوں آپ کی صحت بہت کمزور ہو گئی ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے صحت یاب فرمائے آمین

-- قاضی طاہر احمد صاحب ابن مکرم قاضی محمد شریف صاحب لدھیانوی ساکن لاہور کا نکاح عزیزہ بیدلیقہ فردوس صاحبہ بنت مکرم سید نذیر احمد شاہ صاحب انسپکٹر بیت المال ربوہ کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد مبارک ربوہ میں ۱۴/۱/۶۸ کو تین ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر رنگ میں بابرکت اور مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے آمین

انتخاب زعماء و زعماء اعلیٰ انصار اللہ

قواعد کے مطابق مجالس انصار اللہ کے زعماء و زعماء اعلیٰ کے عہدوں کی میعاد ۳۱ دسمبر ۱۹۶۷ء کو ختم ہو چکی ہے ماہ نومبر ۱۹۶۷ء میں تمام امراء و صدر صاحبان کی خدمت میں خطوط بھجوا کر درخواست کی گئی تھی کہ وہ آئندہ تین سال کے لئے زعماء اور زعماء اعلیٰ کا انتخاب کروا کر بغرض منظوری مرکز میں بھجوا دیں۔ اس کے جواب میں خدا تعالیٰ کے فضل سے کافی تعداد میں مجالس سے انتخابات کی اطلاع پہنچ چکی ہے مگر ابھی تک بعض مجالس ایسی بھی ہیں جہاں سے انتخاب کی اطلاع نہیں ملی۔ ایسی مجالس کے تمام امراء و صدر صاحبان سے گزارش ہے کہ وہ ازراہِ کرم انتخاب کروا کے منتخب شدہ نام اپنی سفارش کے ساتھ حضرت صدر محترم کی منظوری کے لئے مرکز میں بھجوا دیں۔ انتخاب صرف زعیم و زعیم اعلیٰ کا ہی ہو گا۔ مجلسِ عاملہ وہ خود نامزد کر کے مرکز سے منظوری لیں گے۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۴ جنوری ۱۹۶۸ء

دُعا کی اہمیّت

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"اسلام کی صداقت اور حقیقت دعا ہی کے نکتہ کے نیچے مخفی ہے کیونکہ اگر دعا نہیں تو نماز بے فائدہ زکوٰۃ بے سود اور اسی طرح سب اعمال معاذ اللہ لغو ٹھہرتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد پنجم ص۲۷۴)

حضور اقدس علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"دعا ایسی شے ہے کہ جب آدم کا شیطان سے جنگ ہوا تو اس وقت سوائے دعا کے اور کوئی حربہ کام نہ آیا۔ آخر شیطان پر آدم نے فتح بذریعہ دعا پائی رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ۔ اور آخر میں بھی دجال کے مارنے کے واسطے دعا ہی رکھی ہے۔ گویا اول بھی دعا اور آخر بھی دعا ہی دعا ہے۔ حالت موجودہ بھی یہی چاہتی ہے۔ تمام اسلامی طاقتیں کمزور ہیں۔ اور ان موجودہ اسلحہ سے وہ کیا کام کر سکتی ہیں۔ اب اس کفر وغیرہ پر غالب آنے کے واسطے اسلحہ کی ضرورت بھی نہیں۔ آسمانی حربہ کی ضرورت ہے۔"

(ملفوظات جلد پنجم ص۲۲۵)

پھر آپ فرماتے ہیں :-

"ہمارے زمانہ میں جو سوال پیش ہوا کہ کیا وجوہات ہیں جن سے اسلام کو زوال آیا اور پھر وہ کیا ذریعے ہیں جن سے اس کی ترقی کی راہ نکل سکتی ہے۔ اس کے مختلف قسم کے لوگوں نے اپنے اپنے خیال کے مطابق جواب دیئے ہیں مگر سچا جواب یہی ہے کہ قرآن کریم کو ترک کرنے سے تنزل آیا۔ اور اسی کی تعلیم کے مطابق عمل کرنے سے ہی اس کی حالت سنور جاوے گی۔ موجودہ زمانہ میں جو ان کو اپنے خونی مہدی اور مسیح کی آمد کی امید اور شوق ہے وہ آتے ہی ان کو سلطنت لے دے گا اور کفار تباہ ہوں گے۔ یہ ان کے خام خیال اور وسوسے ہیں۔ ہمارا اعتقاد ہے کہ خدا نے جس طرح ابتدا میں دعا کے ذریعہ سے شیطان کو آدم کے زیر کیا تھا۔ اسی طرح اب آخری زمانہ میں بھی دعا ہی کے ذریعہ سے غلبہ اور تسلط عطا کرے گا نہ تلوار سے۔ ہر ایک امر کے لئے کچھ آثار ہوتے ہیں۔ اور اس سے پہلے تمہیدیں ہوتی ہیں۔ ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات۔ بھلا اگر ان کے خیال کے موافق یہ زمانہ ان کے دن پلٹنے کا ہی تھا۔ اور مسیح نے آکر ان کو سلطنت دلانی تھی تو چاہیئے کہ ظاہری طاقت ان میں جمع ہونے لگتی۔ ہتھیار ان کے پاس زیادہ رہتے۔ فتوحات کا سلسلہ ان کے واسطے کھولا جاتا۔ مگر یہاں تو بالکل ہی برعکس نظر آتا ہے۔ ہتھیار ان کے ایجاد نہیں۔ ملک و دولت ہے تو اوروں کے ہاتھ ہے۔ ہمت و مردانگی ہے تو اوروں میں۔ یہ ہتھیاروں کے واسطے بھی دوسروں کے محتاج۔ دن بدن ذلت اور ادبار ان کے گرد ہے جہاں دیکھو جس میدان میں سنو انہیں کو شکست ہے۔ بھلا کیا یہی آثار ہوا کرتے ہیں اقبال کے؟ ہرگز نہیں۔ یہ بھولے ہوئے ہیں۔ زمینی تلوار اور ہتھیاروں سے ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتے۔ ابھی تو ان کی خود اپنی ایسی حالت

مسیحِ ما مسیحائے زمان است

مسیحِ ما مسیحائے زمان است
مسیحِ تو مسیحائے گمان است

گواہِ تو فقط ظن است و تخمیں
گواہِ من زمین و آسمان است

بہ رمضاں شد کسوفے ہم خسوفے
کہ "مہدی" را ہمیں روشن نشان است

خبر "لا مہدی الا عیسیٰ" گوید
خبر دو انام را خود ترجمان است

بہ بیں کسرِ صلیب و قتلِ خنزیر
بدیرِ مشرکاں شور و فغان است

سرودِ نو گرفتہ از دمِ اُو
چرا تنویر ورنہ نغمہ خوان است

تنویر

ہے اور بے دینی اور لامذہبی کا رنگ ایسا آیا ہے کہ قابل عذاب اور مورد قہر ہیں۔ پھر ایسوں کو کبھی تلوار ملی ہے؟ ہرگز نہیں۔ ان کی ترقی کی وہی سچی راہ ہے۔ کہ اپنے آپ کو قرآن کی تعلیم کے مطابق بنا دیں۔ اور دعا میں لگ جاویں۔ ان کو اب اگر مدد آوے گی تو آسمانی تلوار سے اور آسمانی حربہ سے نہ اپنی کوششوں سے اور دعا ہی سے ان کی فتح ہے۔ نہ قوتِ بازو سے۔ یہ اس لئے ہے کہ جس طرح ابتدا تھی انتہا بھی اسی طرح ہو۔ آدم اول کو فتح دعا ہی سے ہوئی تھی رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا ..... الخ اور آدم ثانی کو بھی جو آخری جنگ کرنا ہے۔ اسی طرح دعا ہی کے ذریعہ فتح ہوگی۔"

(ملفوظات جلد پنجم ص۲۵۶، ۲۵۷)

شاید اس کے معنی یہ سمجھے جائیں کہ حضور علیہ السلام ترکِ اسباب کے حامی ہیں۔ دعا پر زور دینے سے ہرگز یہ غرض نہیں ہے کہ اسباب کو ترک کر دیا جاوے۔ اور اگر دشمن حملہ آور ہو تو اسباب سے کام نہ لیا جاوے۔ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ بتاتا ہے کہ جہاں آپ کی قیادت میں مسلمانوں کو جنگوں میں فتحیں ہوئی ہیں۔ آپ نے ترک اسباب کبھی نہیں کیا۔ بلکہ خود قرآن کریم میں بار بار اس کی تاکید کی ہے۔ کہ دشمن کے مقابلہ میں اسباب ظاہری کے لحاظ سے بھی پوری پوری تیاری ہونی چاہیئے۔ الغرض ترکِ اسباب کا دعا کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ بلکہ جیسا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بار بار وضاحت فرمائی ہے۔ دعا سے ترکِ اسباب کا جواز پیدا کرنا نہیں بلکہ یہ مطلب ہے کہ محض ظاہری اسباب پر سارا انحصار نہیں رکھنا چاہیئے۔ بلکہ آخری بھروسہ اللہ تعالےٰ پر ہونا چاہیئے۔

83

آخری قسط

معرفتِ الٰہی اور اس کے حصول کے طریق

تقریر محترم جناب مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ برموقع جلسہ سالانہ

(۳) دُعا:- معرفتِ الٰہی کے حاصل کرنے کے لئے آخری وسیلہ دعا ہے۔ ہمارے آقا و مولا حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَۃِ یعنی دعا عبادت کا مغز ہے۔ عبادت میں سے اگر دعا کو نکال دیا جائے تو باقی صرف چھلکا رہ جاتا ہے جس کا انسان کو کچھ فائدہ نہیں پہنچتا۔ دعا کے بغیر پہلے دو بیان کردہ وسائلِ حصولِ معرفت بھی اختیار کرنے کی توفیق نہیں ملتی اسی لئے اللہ تعالےٰ نے سورہ فاتحہ میں یہ دعا سکھائی ہے اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ یعنی ہم ایسے ہی خدا کی کامل فرمانبرداری کرنا چاہتے ہیں جو تمام تعریفوں کا مالک ہے اور اسی کے عبد بننا چاہتے ہیں۔ لیکن یہ طاقت ہم میں کہاں سے آسکتی ہے۔ یہ توفیق تو وہ رب العالمین ہی دیتا ہے جس نے ہماری جسمانی اور روحانی پرورش کے لئے ہر قسم کے انتظامات فرمائے اس لئے ہم اسی رب العالمین سے مدد چاہتے ہیں کہ وہ اپنے فضل و کرم سے ہمیں اپنا عبد بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس کی طرف سے مدد کے بعد ہی ہماری عبودیت نشوونما پا سکتی ہے ورنہ وہ فوراً ہی سوکھ کر ختم ہو جائے گی اور خیال سے آگے نہیں بڑھیگی۔

دعا کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بہت کچھ فرمایا ہے۔ ان میں سے چند ایک اقتباسات پیش کئے جاتے ہیں۔ حضورؑ فرماتے ہیں:-

"جب تو دعا کے لئے کھڑا ہو تو تجھے لازم ہے کہ یہ یقین رکھے کہ تیرا خدا ہر ایک چیز پر قادر ہے تب تیری دعا منظور ہوگی۔ اور تو خدا کی قدرت کے عجائبات دیکھے گا جو ہم نے دیکھے ہیں اور ہماری گواہی رؤیت سے ہے نہ بطور قصہ ..... تیرا خدا وہ ہے جس نے بے شمار ستاروں کو بغیر ستونوں کے لٹکا دیا اور جس نے زمین و آسمان کو محض عدم سے پیدا کیا۔ کیا تو اس پر بدظنی رکھتا ہے کہ وہ تیرے کام میں عاجز آجائے گا بلکہ تیری ہی بدظنی تجھے محروم رکھے گی۔ ہمارے خدا میں بیشمار عجائبات ہیں مگر وہی دیکھتے ہیں جو صدق اور وفا سے اس کے ہو گئے ہیں وہ غیروں پر جو اس کی قدرتوں پر ایمان نہیں رکھتے اور اس کے صادق وفادار نہیں ہیں وہ عجائبات ظاہر نہیں کرتا۔ کیا بدبخت وہ انسان ہے جس کو اب تک یہ پتہ نہیں کہ اس کا ایک خدا ہے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے۔ ہماری اعلےٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر خوبصورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اے محرومو اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا۔ یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا میں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھا دوں۔ کس دف سے میں بازاروں میں منادی کروں اور کس دوا سے میں علاج کروں تا سننے کے لئے لوگوں کے کان کھلیں۔"

(کشتی نوح صفحہ ۱۹)

"چاہیئے کہ تمہارے ہر ایک کام میں خواہ دنیا کا ہو خواہ دین کا خدا سے طاقت اور توفیق مانگنے کا سلسلہ جاری رہے۔ لیکن نہ صرف خشک ہونٹوں سے بلکہ چاہیئے کہ تمہارا سچ مچ یہ عقیدہ ہو کہ ہر ایک برکت آسمان سے ہی اترتی ہے۔ تم راستباز اس وقت بنو گے جب کہ تم ایسے ہو جاؤ کہ ہر ایک کام کے وقت۔ ہر ایک مشکل کے وقت قبل اس کے جو تم کوئی تدبیر کرو اپنا دروازہ بند کرو اور خدا کے آستانہ پر گرو کہ ہمیں یہ مشکل ہے اپنے فضل سے مشکل کشائی فرما۔ تب روح القدس تمہاری مدد کرے گی اور غیب سے کوئی راہ تمہارے لئے کھولی جائے گی۔"

(کشتی نوح صفحہ ۲۱)

"یہی دعا ہے جس سے خدا پہچانا جاتا ہے اور اس ذوالجلال کی ہستی کا پتہ لگتا ہے جو ہزاروں پردوں میں مخفی ہے۔ دعا کرنے والوں کے لئے آسمان زمین سے نزدیک آجاتا ہے اور دعا قبول ہو کر مشکل کشائی کے لئے اسباب پیدا کئے جاتے ہیں اور ان کا علم پیش از وقت دیا جاتا ہے۔ اور کم از کم یہ کہ مینہ آہنی کی طرح قبولیتِ دعا کا یقین غیب سے دل میں بیٹھ جاتا ہے۔ سچ یہی کہ اگر یہ دعا نہ ہوتی تو کوئی انسان خداشناسی کے بارے میں حق الیقین تک نہ پہنچ سکتا۔ دعا سے الہام ملتا ہے۔ دعا سے ہم خدا کے ساتھ کلام کرتے ہیں جب انسان اخلاص اور توحید اور محبت اور صدق و صفا کے قدم سے دعا کرتا فنا کی حالت تک پہنچ جاتا ہے تب وہ زندہ خدا اس پر ظاہر ہوتا ہے جو لوگوں سے پوشیدہ ہے ..... نادان خیال کرتا ہے کہ دعا ایک لغو اور بیہودہ امر ہے مگر اسے معلوم نہیں کہ صرف ایک دعا ہی ہے جس سے خداوند ذوالجلال ڈھونڈنے والوں پر تجلی کرتا اور انا القادر کا الہام ان کے دلوں پر ڈالتا ہے۔ ہر ایک یقین کا بھوکا اور پیاسا یاد رکھے کہ اس زندگی میں روحانی روشنی کے طالب کے لئے دعا ہی ایک ذریعہ ہے جو خدا تعالےٰ کی ہستی پر یقین بخشتا اور تمام شکوک و شبہات دور کر دیتا ہے۔"

(ایام الصلح صفحہ ۱۲)

"بعد اس کے پہلی حرکت جو فضل کے ذریعہ سے روح میں پیدا ہوتی ہے وہ دعا ہے۔ یہ خیال مت کرو کہ ہم بھی ہر روز دعا کرتے ہیں اور تمام نماز دعا ہی ہے جو ہم پڑھتے ہیں۔ کیونکہ وہ دعا جو معرفت کے بعد اور فضل کے ذریعہ سے پیدا ہوتی ہے وہ اور رنگ اور کیفیت رکھتی ہے۔ وہ فنا کرنے والی چیز ہے۔ وہ گداز کرنے والی آگ ہے وہ رحمت کو کھینچنے والی ایک مقناطیسی کشش ہے۔ وہ موت ہے پر آخر کو زندہ کرتی ہے۔ وہ ایک تندسیل ہے پر آخر کو کشتی بن جاتی ہے۔ ہر ایک بگڑی ہوئی بات اس سے بن جاتی ہے اور ہر ایک زہر اس سے تریاق ہو جاتا ہے۔

مبارک وہ قیدی جو دعا کرتے ہیں تھکتے نہیں کیونکہ ایک دن رہائی پائیں گے مبارک وہ اندھے جو دعاؤں میں سست نہیں ہوتے کیونکہ ایک دن دیکھنے لگیں گے۔ مبارک وہ جو قبروں میں پڑے ہوئے دعاؤں کے ساتھ خدا کی مدد چاہتے ہیں کیونکہ ایک دن قبروں سے باہر نکالے جائیں گے۔ مبارک تم جب کہ دعا کرنے میں کبھی ماندہ نہیں ہوتے اور تمہاری روح دعا کے لئے پگھلتی اور تمہاری آنکھ آنسو بہاتی اور تمہارے سینہ میں ایک آگ پیدا کر دیتی ہے اور تمہیں بے تاب اور دیوانہ از خود رفتہ بنا دیتی ہے کیونکہ آخر تم پر فضل کیا جاوے گا۔ وہ خدا جس کی طرف ہم بلاتے ہیں نہایت کریم و رحیم۔ حیا والا۔ صادق۔ وفادار۔ عاجزوں پر رحم کرنے والا ہے۔ پس تم بھی وفادار بن جاؤ اور پورے صدق اور وفا سے دعا کرو کہ تم پر رحم فرمائے گا۔ دنیا کے شور و غوغا سے الگ ہو جاؤ اور نفسانی جھگڑوں کا دین کو رنگ مت دو۔ خدا کے لئے ہار اختیار کر لو اور شکست کو قبول کر لو تا بڑی بڑی نعمتوں کے تم وارث بن جاؤ۔ دعا کرنے والے کو معجزہ دکھائیگا اور مانگنے والوں کو ایک خارق عادت نعمت دی جائے گی۔ دعا خدا سے آتی ہے اور خدا کی طرف ہی جاتی ہے۔ دعا سے خدا ایسا نزدیک ہو جاتا ہے جیسا کہ تمہاری جان تم سے نزدیک ہے۔ دعا کی پہلی نعمت یہ ہے کہ انسان میں پاک تبدیلی پیدا ہوتی ہے۔ پھر اس تبدیلی سے خدا بھی اپنی صفات میں تبدیلی کرتا ہے اور اس کے صفات غیر مبدل ہیں مگر تبدیلی یافتہ کے لئے اس کی ایک الگ تجلی ہے جس کو دنیا نہیں جانتی۔"

(اسلام صفحہ ۲۶، ۲۷)

"غرض دعا ایک اکسیر ہے جو ایک مشت خاک کو کیمیا کر دیتی ہے۔ اور وہ ایک پانی ہے جو اندرونی غلاظتوں کو دھو دیتا ہے۔ اس دعا کے ساتھ روح پگھلتی ہے اور پانی کی طرح بہہ کر آستانہ احدیت پر گرتی ہے۔ وہ خدا کے حضور میں

کھڑی بھی ہوتی ہے اور رکوع بھی کرتی ہے اور سجدہ بھی کرتی ہے۔ اور اسی کی ظل وہ نماز ہے جو اسلام نے سکھلائی ہے۔ اور روح کا کھڑا ہونا یہ ہے کہ وہ خدا کے لئے ہر ایک مصیبت کی برداشت اور حکم ماننے کے بارے میں مستعدی ظاہر کرتی ہے اور اس کا رکوع یعنی جھکنا یہ ہے کہ وہ تمام محبتوں تعلقوں کو چھوڑ کر خدا کی طرف جھک آتی ہے اور خدا کے لئے ہو جاتی ہے اور اس کا سجدہ یہ ہے کہ وہ خدا کے آستانہ پر گر کر اپنے تئیں بکلّی کھو دیتی ہے اور اپنے نقشِ وجود کو مٹا دیتی ہے۔ یہی نماز ہے جو خدا کو ملاتی ہے

(اسلام صفحہ ۲۸)

حضور کے ان پاکیزہ اور روح پرور کلمات پر ہی میں اپنی تقریر کو ختم کرتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ محض اپنے رحم اور فضل سے ہم عاجزوں کی کمزوریوں اور نالائقیوں کو دُور فرمائے اور ہمارے گناہوں کو بخشے اور ہمیں اپنی معرفت اور محبت کی نعمت عطا فرمائے اور ہماری زندگی کے مقصد کو پورا کرے۔ آمین اللّٰھم آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

ملک غلام نبی صاحب مرحوم

(مکرم محمد اسمٰعیل صاحب ذبیح از بنوں)

ملک غلام نبی صاحب مرحوم بڑے مخلص اور سلسلہ کے سرگرم رُکن تھے تحریک جدید کے شروع میں آپ دو دفعہ ملکریاں ضلع ہوشیارپور میں تین تین مہینے کے لئے وقفِ عارضی کے سلسلے میں بڑے اخلاص سے کام کرتے رہے۔ اس علاقہ میں چونکہ اعوان قوم کے گاؤں تھے اسی لئے انہیں وہاں بہت عمدگی سے کام کرنے کا موقع ملا اور وہیں سے خاکسار کے ساتھ انہیں محبت ہوئی اور ہمیشہ مجھے اپنے عزیزوں کی طرح سمجھتے تھے۔ ملک صاحب ایّامِ وقف میں کام کرنے میں دن رات ایک کر دیا کرتے تھے۔ بڑے عبادت گزار اور اعلےٰ درجہ کے وقار و کردار کے مالک تھے۔

آپ نے پرائمری سکول کے استاد ہونے کی حیثیت سے ملازمت شروع کی اور اے۔ ڈی۔ ایم تک ترقی حاصل کی۔ جو اپنی مثال آپ تھی۔

تھانہ چونترہ پہلے ضلع کیمبلپور سے ملحق تھا اور لوگوں کو ضلع کچہری تک جانے کے لئے راولپنڈی سے ہو کر جانا پڑتا تھا۔ آپ نے دن رات کوشش کر کے یہ تھانہ ضلع راولپنڈی میں شامل کروایا جو آپ کی بہت بڑی قومی خدمت ہے۔ اس جدوجہد میں آپ جب بھی مری جاتے تو خاکسار کے ہاں قیام فرماتے۔

تبلیغ کے لئے ایام وقف کرنے کا آپ کو اس قدر شوق اور فکر تھا کہ اپنے علاقے میں آ کر قریباً ہر احمدی استاد کو ترغیب دے کر ملکریاں میں بھجوایا۔ مکرم ملک میجر عبدالستار صاحب بھی انہی دنوں ملکریاں میں گئے تھے۔ اللہ تعالےٰ ملک صاحب مرحوم کو اس صدقہ جاریہ کا ثواب عطا فرمائے اور انہیں اپنا قرب عطا فرمائے۔

اعلاناتِ نکاح

(۱) خاکسار کے بھتیجہ عزیز عبدالرحیم صاحب انیس ابن برادرم مکرم صوبیدار صوفی رحیم بخش صاحب پشاور کے نکاح کا اعلان بعوض حق مہر چار ہزار روپیہ ہمراہ محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ بنت مکرم ملک نصر اللہ خاں صاحب نیلہ گنبد لاہور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے بتاریخ ۱۴ جنوری ۶۸ء مسجد مبارک ربوہ میں بعد نماز ظہر و عصر فرمایا۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس نکاح کے مثمر ثمراتِ حسنہ اور طرفین اور سلسلہ کے لئے زیادہ سے زیادہ بابرکت ہونے کے لئے دعا فرما کر ممنون فرماویں۔

خاکسار (صوفی) خدا بخش عبد زیدی انسپکٹر ارشاد وقفِ جدید۔ ربوہ

(۲) خاکسار کے بھانجہ عزیز چوہدری منیر احمد صاحب ابن مکرم چوہدری اعجاز احمد صاحب آف اوکاڑہ حال ہڈرز فیلڈ انگلینڈ کے نکاح کا اعلان بعوض حق مہر مبلغ دس ہزار روپیہ*

محترم مرزا غلام حیدر صاحب مرحوم آف نوشہرہ

(مکرم شیخ محمد یوسف صاحب ایم۔اے نوشہرہ چھاؤنی)

نوٹ:۔ یہ مضمون نوشہرہ کے ایک مقامی غیر از جماعت تاجر شیخ محمد یوسف صاحب نے حضرت مرزا غلام حیدر صاحب کی وفات سے متاثر ہو کر لکھا ہے۔

(خاکسار سلیم اللہ (صوبیدار میجر پنشنر) از نوشہرہ)

۱۰۔ دسمبر کو تین بجے سہ پہر نوشہرہ چھاؤنی کی سرزمین اپنے ایک عظیم انسان دوست شخص سے محروم ہو گئی۔ مرحوم مرزا غلام حیدر صاحب ۱۹۲۵ء میں نوشہرہ تشریف لائے اور یہاں وکالت کی پریکٹس شروع کی۔ ۱۹۳۰ء میں میں نے ان کی ہمسائیگی میں رہائش اختیار کی اور ۱۹۵۱ء تک ہم قریبی ہمسائے رہے۔ علاوہ ازیں مرزا صاحب مرحوم ۱۹۳۳ء سے ۱۹۵۲ء تک مقامی اسلامیہ ہائی سکول کے آنریری سیکرٹری کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ ان کے ساتھ قربِ سکونت اور سکول میں ملازمت کے باعث مجھے مرحوم کو ایک طویل عرصہ تک نہایت قریب سے دیکھنے کا موقع ملا اس لئے ان کی وفاتِ حسرت آیات پر میں اُن کی شخصیت کے متعلق اپنے تاثرات کا اظہار نہایت ضروری سمجھتا ہوں۔

مرحوم کی ذاتی شرافت۔ حسنِ سلوک اور لوگوں کے ساتھ مشفقانہ برتاؤ کا ہر کہ و مہ قائل ہے۔ باوجودیکہ آپ مقامی جماعتِ احمدیہ کے امیر تھے آپ کا تعلق ہر مکتبِ خیال کے لوگوں کے ساتھ دوستانہ و مشفقانہ تھا۔ ہر شخص کی خوشی و غم میں شریک ہوتے اور بوقتِ ضرورت ہر ضرورت مند کی مقدور بھر مدد فرماتے۔

۱۹۳۳ء میں مقامی لوگوں کی گروہبندی کی وجہ سے اسلامیہ ہائی سکول کی مجلسِ منتظمہ انتشار و افتراق کا شکار ہو گئی۔ اور قریب تھا کہ سکول ختم ہو جائے مگر ایسے نازک وقت میں چند دردِ دل رکھنے والے اصحاب کی اپیل پر آپ نے آنریری سیکرٹری بننا منظور فرمایا اور ۱۹۵۲ء میں سکول کا نظم و نسق صوبائی حکومت کے حوالہ ہونے تک تقریباً بیس سال تک بغیر کسی حرص و آز کے یہ خدمت بلا معاوضہ نہایت تندہی اور فرض شناسی سے سرانجام دیتے رہے۔ ان کی اس خدمت کا اہلِ نوشہرہ پورے طور پر اعتراف کرتے ہیں اور انہیں خراجِ تحسین پیش کرتے ہیں۔

جہاں تک ان کے پیشہ ورانہ مشاغل کا تعلق ہے اس میں ان کی دیانت محنت اور فرض شناسی کا ہر وہ شخص معترف ہے جس کو اُن سے اس سلسلہ میں کبھی تعلق رہا ہو۔ آپ جب کبھی کسی مقدمہ میں وکالت کا ذمہ اٹھاتے پوری تندہی کے ساتھ اُس کی تیاری کرتے اور ہر مقدمہ کو اپنا ذاتی کام سمجھ کر اُس کی پیروی کرتے۔

ایسے اوصافِ حمیدہ سے متصف شخص کا دنیا سے اُٹھ جانا ہر جاننے والے شخص کے لئے موجبِ رنج و غم ہے۔ مگر موت ایک ایسی اٹل اجل ہے جس سے کسی شخص کو مفر نہیں۔ زود یا بدیر ہر شخص کو مرنا ہے۔ مگر خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو مرنے کے بعد نیک نامی کی اچھی یادگار چھوڑ جاتے ہیں۔

۱۲/۱۷ شیخ محمد یوسف ایم۔اے۔ نوشہرہ چھاؤنی

* مورخہ ۱۴ جنوری ۶۸ء کو ہمراہ محترمہ نعیمہ فاطمہ صاحبہ بنت مکرم صوبیدار صوفی رحیم بخش صاحب زیدی حال پشاور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک ربوہ میں بعد نماز ظہر و عصر فرمایا۔

احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ اس نکاح بھی مثمر ثمراتِ حسنہ اور طرفین اور سلسلہ کے لئے زیادہ سے زیادہ بابرکت بنائے۔ آمین

(چوہدری) عبدالواحد جاوا

ارشاد ایجنسی ریل بازار اوکاڑہ ضلع منٹگمری

احمدی خواتین کے جلسہ سالانہ کی مختصر روداد

مختلف دینی موضوعات پر اہم تقاریر

۱۳ جنوری ۱۹۶۸ء

(۳)

محترمہ سلیمہ اختر صاحبہ کی تقریر کے بعد حضرت سیدہ ام متین صاحبہ نے حاضرین سے مختصر خطاب فرمایا۔ آپ نے احمدی خواتین کو اجتماعات کے موقع پر بہترین تنظیم کا مظاہرہ کرنے کی تلقین فرمائی۔ نیز آپ نے صفائی کو پیش نظر رکھنے کی بھی تاکید فرمائی آپ نے فرمایا کہ اسلام نے نہ صرف ہمیں فعل و قول کی پاکیزگی کی طرف توجہ دلائی ہے بلکہ جسم و ذہن کی صفائی اور پاکیزگی کی بھی تلقین کی ہے۔ ہم جو کہ صحیح اسلام کے دعویدار ہیں اور اسلام کو دنیا کے کناروں تک پھیلانے کے ذمہ دار ہیں۔ ہمیں صفائی کا خاص خیال رکھنا چاہیئے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے صفائی اور پاکیزگی پر خاص زور دیا ہے۔ روحانیت گندے ماحول اور گندے جسم میں پیدا ہی نہیں ہو سکتی۔ ظاہر کو صاف رکھے بغیر باطن کو پاک کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا۔ لجنہ کی عہدیداروں کو بار بار ایسی باتوں کی طرف توجہ دلانی چاہیئے اور جماعت احمدیہ کی مستورات کو اخلاق و کردار کے لحاظ سے نمایاں مقام حاصل کرنا چاہیئے۔

بعد ازاں محترمہ فاطمہ اُسامہ صاحبہ (امریکہ) نے اپنے مخلصانہ جذبات کا اظہار کیا اور اہل ربوہ کے حسن سلوک کی تعریف کی۔ اسکے بعد محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی تقریر مردانہ جلسہ گاہ سے سنی گئی۔

حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب

اس کے بعد حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے خطاب فرمایا۔ آپ نے حضور کے سفر یورپ کے متعلق اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا۔ اس سفر کی سب سے پہلی برکت وہ خاص دعائیں تھیں جو جماعت احمدیہ نے بڑی کثرت سے کیں اور جو اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ تمام سفر کے دوران اپنے خاص لطف و کرم سے نوازتا چلا گیا۔ قدم قدم پر اسکے لطف و احسان کے نظارے دیکھے۔ ابتدائے سفر ہی سے بشریت کے تقاضے کے ماتحت میرے دل میں یہ خواہش تھی کہ جہاز کے اترنے کے وقت موسم صاف ہو اگر ڈنمارک سے لندن جاتے ہوئے موسم ابر آلود تھا لیکن جہاز کے ہوائی اڈہ پر اترنے سے صرف پانچ منٹ پہلے موسم بالکل صاف ہو گیا بات تو معمولی ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھ جیسی ناچیز ہستی کی اس معمولی خواہش کو بھی اپنی قدرت کاملہ سے پورا کیا۔

ہر جگہ جماعت کے افراد نے ہمارا جس والہانہ اور مخلصانہ انداز میں استقبال کیا وہ بھی اللہ تعالیٰ کا ایک خاص احسان ہے مختلف جگہوں پر قیام کے دوران جماعت کے احباب و خواتین نے جس محبت و اخلاص کا مظاہرہ کیا وہ بھی محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ خاص طور پر لندن میں قیام کے دوران ہمیں بالکل اپنے گھر جیسا بے تکلف اور پُر خلوص ماحول ملا۔ سوئیٹزرلینڈ صفائی کے لحاظ سے بہترین دکھائی دیا۔ ہر جگہ خلافت سے وابستگی، احترام اور عقیدت کا مکمل اظہار ہوا۔ ڈنمارک میں مسجد نصرت جہاں کے افتتاح کا نظارہ بھی بہت ایمان افروز تھا۔ تمام ماحول منور ہو گیا تھا۔ اور تمام حاضرین مسجد حاضرین کی دلچسپی اور حیرت ہمارے لئے باعث مسرت تھی۔ صبح سے شام تک مرد عورتیں اور بچے یکساں محویت و دلچسپی کے ساتھ وہاں موجود رہے اور بچے تو اتنے خوش تھے گویا عید منا رہے ہوں۔

لامذہبیت اور دنیا داری کے گندے ماحول میں وہاں کی خواتین کا مخلصانہ نمونہ قابل رشک تھا۔ وہ بڑی باحیا، مؤدب اور مخلص ہیں۔ مہمانوں کی بے لوث اور انتھک خدمت کا انہوں نے مظاہرہ کیا اُن کی فطرت اور اطوار و گفتار کا بدل جانا محض اسلام ہی کی برکت ہے۔ ان کے نمونہ کو دیکھکر بے اختیار ان کے لئے دعا نکلتی ہے۔ آپ بھی دعا کریں کہ اسلام کے یہ شیدائی اور فدائی روز بروز اپنے ایمان میں راسخ ہوتے چلے جائیں۔

ماحول کی عریانی اور بے حیائی کے باوجود وہاں اسلام کے لئے انمول موتی نکل رہے ہیں وہ اپنا تمام تر وقت خلیفہ کی بابرکت صحبت میں گذارنے کے خواہاں تھے۔ ان لوگوں نے رخصت کے وقت بھی بڑی محبت اور عقیدت کا اظہار کیا۔ میں آپ سے توقع رکھتی ہوں کہ آپ بھی اسلام کی تعلیم پر عمل پیرا ہو کر اپنا کردار مثالی بنائیں گی تاکہ باہر سے آنیوالے آپ کو دیکھکر کوئی اعتراض نہ کر سکیں۔ سلسلہ کے وقار کی خاطر ہر احمدی عورت کو اپنی اصلاح کی طرف متوجہ ہو کر اپنی خامیوں کو دور کرنا چاہیئے۔

آپ کی تقریر کے بعد صاحبزادی سیدہ امۃ القدوس صاحبہ نے "آیت خاتم النبیین کا صحیح مفہوم" کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے فرمایا کہ رسول پاکؐ ایک کامل اور افضل ترین نبی تھے آپ کے طفیل اور قوت قدسی سے نہ صرف محدث پیدا ہوئے بلکہ آپ کی اطاعت اور غلامی کے طفیل امتی نبی بھی پیدا ہوئے۔ قرآن کریم . . . . . .

. . . . . .

پر غور کرنے سے بہت سے لوگوں کو ٹھوکر لگتی ہے۔ قرآن پاک کی رو سے منعم علیہ گروہ میں نبی، صدیق، شہید اور صالح لوگ پیدا ہوں گے۔ اگر امت مسلمہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے صدیق، شہید اور صالح ہونے کا وعدہ پورا کیا ہے تو نبوت کا وعدہ بھی ضرور پورا ہونا تھا لہٰذا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعویٰ آیت خاتم النبیین کے منافی نہیں بلکہ عین مطابق ہے

اجلاس دوم

۱۳ جنوری کو اجلاس دوم کا آغاز سوا دو بجے تلاوت اور نظم سے ہوا یہ پروگرام مردانہ جلسہ گاہ سے براہ راست سنا گیا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اختتامی تقریر پورے سکون سے سنی گئی اور علم و حکمت کے انمول موتی تمام حاضرات نے بڑی عقیدت و محبت سے چنے۔ علوم معرفت کا ایک دریا تھا جس سے سب نے بقدر ظرف اپنی پیاس بجھائی پونے پانچ بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تقریر دلپذیر ختم ہوئی اور جلسہ سالانہ دعا کے بعد بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

الحمد للہ
علیٰ
ذالک

تعزیتی قرارداد

مورخہ ۱۵/۱/۶۸ کو مسجد احمدیہ سول کوارٹرز پشاور میں خاکسار نے خطبہ جمعہ میں مکرم و محترم جناب میرزا غلام حیدر صاحب مرحوم ایڈووکیٹ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نوشہرہ کا ذکر خیر بیان کر کے بعد نماز جمعہ جنازہ غائب پڑھا۔ اس کے بعد خاکسار کی صدارت میں ایک خصوصی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں متفقہ طور پر مندرجہ ذیل قرارداد پاس ہوئیں۔

۱۔ ہم ممبران جماعت احمدیہ پشاور مکرم و محترم جناب میرزا غلام حیدر صاحب ایڈووکیٹ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نوشہرہ و ضلع پشاور کی اچانک وفات پر بہت رنج و افسوس و درد و الم کا اظہار کرتے ہیں اور انتہائی خلوص اور دردمندی کے ساتھ مرحوم و مغفور کی اہلیہ محترمہ اور ان کے فرزند مکرم ڈاکٹر میرزا عبدالرحیم صاحب ایم بی بی ایس ریذیڈنٹ سرجن اور تمام دیگر لواحقین کے ساتھ تعزیت اور ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ درجات بلند کرے اور اعلیٰ علیین میں داخل فرمائے اور جملہ پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو اور صبر جمیل عطا فرمائے (آمین)

مرحوم بہت پرہیزگار متقی اور فرشتہ سیرت انسان تھے اور ہر ضرورت مند اور مستحق کی امداد کرتے۔ ساری عمر خدمت دین پر کمربستہ رہے۔ کسی زمانہ میں سابق صوبہ سرحد کے پراونشل امیر بھی رہے ہیں۔

(شمس الدین امیر جماعتہائے احمدیہ سابق صوبہ سرحد۔ پشاور)

یہ رقم کس جماعت کی ہے؟

زیر کوپن ۲۲۸۵۸/۱۵-۱-۶۸ مبلغ ۵۵۰/۲۱ روپے منجانب جماعت احمدیہ موہن ضلع گوجرانوالہ داخل خزانہ ہوئے ہیں۔ نظارت کے ریکارڈ کی رو سے موہن ضلع گوجرانوالہ میں کوئی جماعت نہیں ہے۔ جس دوست نے یہ رقم داخل خزانہ کرائی ہے۔ براہ مہربانی اپنا نام مع پتہ جس پر ان سے خط و کتابت کی جا سکے اطلاع دیں۔

(ناظر بیت المال (ربوہ))

قسط دوم

فاستبقوا الخیرات

نیک کاموں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو

اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے صدر انجمن احمدیہ کے لازمی چندوں یعنی چندہ عام وحصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی گذشتہ سال کی اسی وقت تک کی وصولی سے نمایاں طور پر بہتر ہے فالحمد للہ علیٰ ذالک لیکن ابھی تک ان چندوں کی وصولی تدریجی بجٹ تک نہیں پہنچی اور جماعتوں کی مجموعی استعداد اور ضرورتوں سے بھی بہت کم ہے بعض جماعتوں کی وصولی تو بہت ہی کم ہے۔ حالانکہ اب صدر انجمن احمدیہ کے مالی سال میں سے صرف تین مہینے باقی رہ گئے ہیں۔ لہٰذا اب ان چندوں کی وصولی کے لئے زیادہ توجہ اور محنت کی ضرورت ہے۔ تا سال ختم ہونے سے پہلے ہر جماعت کا بجٹ پورا ہو جائے۔

مقامی جماعتوں کے عہدہ داروں کو وقتاً فوقتاً ان کی جماعتوں کی وصولی کی اطلاع دی جاتی رہی ہے۔ نیچے بڑی بڑی جماعتوں کی ۱۸ جنوری ۶۸ء تک کی فیصدی وصولی بمقابلہ بجٹ سال رواں درج ہے۔ (زیادہ بڑی جماعتوں کی فہرست قبل ازیں شائع ہو چکی ہے) تا عہدیداروں کے علاوہ باقی تمام احباب کو بھی وصولی کی رفتار کا علم ہو جائے۔ اور سب مل کر ان چندوں کی وصولی کے لئے جدوجہد کریں۔ اور ہر جماعت کے دوست کوشش کریں کہ ان کی جماعت کی وصولی دوسری جماعتوں کی وصولی سے بڑھ جائے تا تمام جماعتیں اللہ تعالیٰ کے روبرو سرخرو ہوں۔ اور اس کے بہترین فضلوں کی وارث بن جائیں۔ آمین والسلام

۸۔ پانچ ہزار سے زیادہ بجٹ والی جماعتیں

نمبر ترتیب	نام جماعت	چندہ عام و حصہ آمد	چندہ جلسہ سالانہ	فیصدی وصولی
۱	مصری شاہ لاہور	۶۸	۹۲	
۲	سکھر	۶۶	۹۳	
۳	محمد آباد اسٹیٹ	۶۲	۹۰	
۴	دارالرحمت وسطی (ربوہ)	۸۸	۵۹	
۵	مظفر گڑھ	۶۹	۷۴	
۶	حافظ آباد	۷۳	۷۰	
۷	بہاولپور	۵۹	۷۳	
۸	نیلہ گنبد (لاہور)	۶۶	۶۳	
۹	دارالرحمت غربی (ربوہ)	۷۷	۵۰	
۱۰	دارالرحمت شرقی (ربوہ)	۸۱	۵۴	
۱۱	منڈی بہاؤالدین	۶۲	۶۱	
۱۲	دارالذکر (لاہور)	۷۲	۴۸	
۱۳	پرانی انارکلی (لاہور)	۷۸	۳۹	
۱۴	کیمبل پور	۶۰	۵۳	
۱۵	دارالصدر شرقی (ربوہ)	۸۱	۲۵	
۱۶	رحیم یار خان	۴۵	۶۶	
۱۷	آبنہ کرم پورہ	۴۲	۶۳	
۱۸	ڈسکہ	۴۰	۶۱	
۱۹	بشیر آباد اسٹیٹ	۶۱	۳۹	
۲۰	رسالپور	۶۵	۳۳	
۲۱	کوہاٹ	۷۱	۲۶	
۲۲	دارالصدر غربی الف (ربوہ)	۵۴	۴۱	
۲۳	نوشہرہ چھاؤنی	۵۲	۳۶	
۲۴	ہری پور (ہزارہ)	۴۴	۴۱	
۲۵	ڈیرہ اسماعیل خاں	۴۰	۳۶	
۲۶	دھرمپورہ (لاہور)	۴۷	۲۷	
۲۷	داؤد خیل	۴۵	۲۸	
۲۸	نصرت آباد اسٹیٹ	۴۲	۳۷	
۲۹	ننانوالی	۴۰	۲۷	
۳۰	شاہدرہ	۳۸	۱۹	
۳۱	چک نمبر ۳ ایل	۳۱	۲۳	
۳۲	چنیوٹ	۳۷	۱۴	
۳۳	نرائن گنج	۳۶	۱۲	
۳۴	میرپور خاص	۳۹	۸	
۳۵	راجگڑھ چوبرجی (لاہور)	۲۹	۶	
۳۶	وحدت کالونی (لاہور)	۲۵	۷	
۳۷	وزیر آباد	۲۱	۷	
۳۸	رحمن آباد	۲	۵	

۹۔ تین ہزار سے زیادہ بجٹ والی جماعتیں

نمبر ترتیب	نام جماعت	چندہ عام و حصہ آمد	چندہ جلسہ سالانہ	فیصدی وصولی
۱	قمر آباد (سندھ)	۱۰۰	۱۰۰	
۲	چکوال	۷۳	۹۹	
۳	بہاولپور	۸۳	۸۱	
۴	سمبڑیال	۸۷	۷۳	
۵	خوشاب	۷۸	۷۷	
۶	چک ۹۸ ش	۶۰	۹۴	
۷	پیر کے	۶۷	۸۰	
۸	مانگٹ اونچے	۸۲	۶۳	
۹	دارالیمن (ربوہ)	۷۷	۶۰	
۱۰	بھکر	۷۰	۶۳	
۱۱	گوجرخان	۵۳	۷۹	
۱۲	محمود آباد اسٹیٹ	۷۰	۶۰	
۱۳	عارف والا	۵۱	۷۶	
۱۴	چک ۱۷۶ مراد	۷۸	۴۷	
۱۵	کلسیان	۶۱	۶۲	
۱۶	دارالرحمت فیکٹری ایریا (ربوہ)	۷۷	۴۰	
۱۷	مریدکے	۷۲	۴۵	
۱۸	بلند ہل کالونی واہ کینٹ	۷۰	۴۵	
۱۹	دارالبرکات (ربوہ)	۶۸	۴۳	
۲۰	دارالنصر شرقی (ربوہ)	۷۴	۳۶	
۲۱	علی پور گھلوانی	۶۵	۴۲	
۲۲	مانسہرہ	۴۹	۵۵	
۲۳	کرتو پنڈوری	۶۰	۴۴	
۲۴	چک ۱۸ بھوڑو	۸۳	۲۱	
۲۵	دارالنصر غربی (ربوہ)	۴۵	۴۴	
۲۶	نورنگر فارم	۵۵	۴۴	
۲۷	ڈیرہ غازیخان	۵۸	۳۹	
۲۸	باندھی	×	۹۴	
۲۹	مدینہ کالونی (لاہور)	۷۰	۲۳	
۳۰	برہمن بڑیہ	۴۵	۴۷	
۳۱	دوالمیال	۴۵	۴۷	
۳۲	شیخ پور	۵۴	۳۸	
۳۳	کوٹلی آزاد کشمیر	۵۹	۳۱	
۳۴	احمد نگر متصل ربوہ	۲۶	۶۲	
۳۵	ننکانہ صاحب	۳۸	۴۹	
۳۶	چک ۱۲۱ جب گوکھووال	۳۳	۵۳	
۳۷	بدوملہی	۴۶	۴۰	
۳۸	ہاڑی منڈی	۴۳	۴۳	
۳۹	قصور	۵۵	۳۰	
۴۰	باغبانپورہ (لاہور)	۵۹	۲۳	
۴۱	گوجرہ (ضلع لائلپور)	۴۸	۳۳	
۴۲	چک ۶۹ رب گھسیٹ پور	۳۴	۴۴	
۴۳	پیراں غائب	۵۲	۲۳	
۴۴	کوٹ ادو	۴۴	۲۳	
۴۵	میانوالی	۴۳	۲۲	
۴۶	بھیرہ	۴۵	۲۰	
۴۷	چک ۹ پنیار	۵۴	۹	
۴۸	بنوں	۳۹	۲۱	
۴۹	گلگت	۴۸	۱۱	
۵۰	جڑانوالہ	۱۹	۳۸	
۵۱	ترگڑی	۳۳	۲۳	
۵۲	نارنگ منڈی	۲۹	۲۲	
۵۳	جوڑیوالہ منڈی	۴۶	۲۱	
۵۴	بنی سر روڈ	۳۵	۹	
۵۵	محمود آباد (جہلم)	۳۰	۱۱	
۵۶	ناصر آباد اسٹیٹ	۱۶	۴۴	
۵۷	پتوکی منڈی	۲۹	۹	
۵۸	تیج گاؤں	۳۰	۴	
۵۹	خانپور منڈی	۲۷	۷	
۶۰	کوہ مری	۲۴	۶	
۶۱	اسماعیل آباد	۲۴	۳	
۶۲	دارالصدر جنوبی (ربوہ)	۲۳	۲	
۶۳	چک ۱۶۸ ۱۷۱ منگلا	۱۷	۳	
۶۴	گوٹھ غلام رسول	۸	۱۰	
۶۵	چک ۶ ۱۱ ایل	۹	۷	
۶۶	کھاد فیکٹری	۱۳	۲	
۶۷	چک ۶۴۴ گ ب	۶	۸	
۶۸	چک ۸۷ ش	۵	۱	
۶۹	کوٹ قیصرانی	×	۲	
۷۰	بدین	×	۲	

(باقی)

(ناظر بیت المال (آمد) ربوہ)

درخواست دعا

۱۔ میرے خالوزاد بھائی بابو محمد عبداللہ صاحب سٹیشن ماسٹر جھنگ جو کہ حضرت ماسٹر فقیر اللہ صاحب صحابی کے لڑکے ہیں کو فالج کا حملہ ہو گیا ہے۔ میری بیوی بھی عرصہ ۳ ماہ سے بیمار ہے اسے سینہ اور پھیپھڑوں کی تکلیف ہے نیز میں مالی پریشانی میں مبتلا ہوں۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے دلی دعاؤں کی درخواست ہے۔

(سردار رحمت اللہ۔ ربوہ)

۲۔ میری بیوی اور بچے اکثر بیمار رہتے ہیں نیز میں کاروباری مشکلات میں گرفتار ہوں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جملہ مشکلات سے نجات بخشے اور اپنی رضامندی کی راہوں پر گامزن ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ نیز والدہ صاحبہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے بھی دعا فرمائیں۔ (شیخ محمد بشیر آزاد منڈی مریدکے ضلع شیخوپورہ)

۳۔ عاجز ایک مشکل میں مبتلا ہے اور اپنے احمدی بھائیوں سے درخواست دعا کرتا ہے کہ میری مشکل خدا تعالیٰ دور فرمائے۔ آمین

(طالب دعا نصیر احمد بلاد پسنڈی وچیم)

۴۔ میرا عزیز بھائی بوجہ کھانسی و زکام بیمار ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے اور درازی عمر کی دعا فرمائیں۔ (شاکرہ از ربوہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

کانگریس کے نئے صدر اور اندرا گاندھی میں اختلاف

لال بہادر نگر ۲۲ جنوری۔ آل انڈیا کانگریس کے نئے صدر مسٹر نجلنگپا نے جماعت کی مجلس عاملہ کے لئے سابق وزیر داخلہ مسٹر گلزاری لال نندہ، وزیر تجارت مسٹر دینش سنگھ اور مقبوضہ کشمیر کے وزیر اعلےٰ غلام محمد صادق کو بھارتی وزیر اعظم مسز اندرا گاندھی کے اصرار کے باوجود نامزد کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے انہوں نے بہت ہاتھ پاؤں مارے لیکن ناکام رہیں۔ یہ کانگریس پارٹی کے ہاتھوں بھارتی وزیر اعظم کی تیسری شکست ہے۔

پہلی شکست اس وقت ہوئی جب انہوں نے مسٹر گلزاری لال نندہ کا نام کانگرس کی صدارت کے لئے تجویز کیا گیا لیکن مسٹر پاٹیل نے نہ صرف اس تجویز کی مخالفت کی بلکہ اس کی بجائے مسٹر نجلنگپا کا نام پیش کیا اور کامیاب ہوئے۔ دوسری شکست اس وقت ہوئی جب پارٹی کی ہائی کمان نے وزیر اعظم کی مخالفت کے باوجود اپنی پسند کے ۱۰ افراد مجلس عاملہ کے لئے منتخب کر لئے۔ مجلس عاملہ کے ۲۱ ممبروں کی فہرست سے پتہ چلتا ہے کہ اس میں وزیر اعظم مسز اندرا گاندھی کی پسند کا صرف ایک رکن ہے وہ رکن اتر پردیش کے مسٹر اوما شنکر دکشت ہیں۔ وہ انہیں جنرل سیکرٹری دیکھنے کی خواہاں ہیں مگر اس کا مبصرین کی رائے میں بہت کم امکان ہے۔

پاکستان کے خلاف جنگی جنون کو پھر ہوا دی جا رہی ہے

نئی دہلی ۲۲ جنوری۔ شکست خوردہ بھارتی مسلح افواج کو دوبارہ پاکستان اور چین کے خلاف نبرد آزما کرنے کے لئے بھارت میں نئے سرے سے جنگی مشقیں اور جدید تربیت شروع کر دی گئی ہے بھارتی اعلیٰ فوجی افسروں نے حکومت کو اطلاع دی تھی کہ مسلسل ناکامیوں کی وجہ سے بھارتیوں کے حوصلے پست ہو گئے ہیں اور بھارتی فوج اس قابل نہیں ہے کہ اسے میدان جنگ میں دوبارہ اتارا جا سکے اس لئے انہیں جدید انداز میں تربیت دی جانی ضروری ہے اس تربیت کا مقصد جہاں فوجیوں کی صلاحیت میں اضافہ کرنا ہے وہیں ان میں جنگی جنون کو ہوا دے کر انہیں دوبارہ لڑائی پر آمادہ کرنا ہے۔

بھارتی فوج کی ہائی کمان نے جو پروگرام بنایا ہے اس کے تحت فوجیوں کو جنگجو بنایا جائے گا۔ اور انہیں ایسے علاقوں میں تربیت دی جائے گی اور مشقیں کرائی جائیں گی کہ وہ ہر موسم میں دشمن کے مقابلہ پر ڈٹے رہیں۔

امریکہ میں ۸۳ ہزار غیر ملکی طلباء

نیویارک ۲۲ جنوری۔ امریکہ میں مختلف سکولوں اور کالجوں میں ۸۳ ہزار غیر ملکی طلبہ زیر تعلیم ہیں اس امر کا انکشاف اقوام متحدہ کے تعلیمی اور سائنسی تحقیقاتی ادارے کی ایک سروے رپورٹ میں کیا گیا ہے۔ سروے رپورٹ میں اس کی تفصیل نہیں دی گئی۔ کہ طلباء کن کن مضامین میں زیر تعلیم ہیں۔

پاکستان کی اقتصادی ترقی کی رفتار

لاہور ۲۲ جنوری۔ پاکستان کا دورہ کرنے والے عالمی بنک کے اقتصادی مشن کے سربراہ نے کہا ہے کہ پاکستان کی اقتصادی ترقی کی رفتار جو ۱۹۶۵ء میں متاثر ہوئی تیزی سے بہتر ہو رہی ہے۔ انہوں نے لاہور کے ایوان صنعت و تجارت کی طرف سے دی گئی دعوت میں تقریر کرتے ہوئے یہ بات کہی۔

چین کے گرد ایٹمی اڈے قائم کئے جا رہے ہیں

ہانگ کانگ ۲۲ جنوری۔ چین نے امریکہ اور روس پر الزام لگایا ہے کہ وہ چین کے گرد ایٹمی اڈے قائم کر کے اس کا محاصرہ کر رہے ہیں۔ اور اپنے ایٹمی ہتھیاروں کے ذریعے دنیا بھر کے لوگوں کو بلیک میل کر رہے ہیں۔ امریکہ اور روس نے جمعرات کے روز جنیوا کی تخفیف اسلحہ کانفرنس کو ایٹمی اسلحہ کے پھیلاؤ کو روکنے کے سلسلے میں جو معاہدہ کا جو مسودہ پیش کیا ہے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے چین نے کہا ہے کہ ان دونوں ملکوں نے چین کی مخالفت کے لئے یہ معاہدہ تیار کیا ہے سال رواں کے دوران یہ دونوں ملک چین کے خلاف اپنی مہم کو تیز کر دیں گے۔

موزنبیق میں سمندری طوفان

لورنیکو مارکوئیس (موزنبیق) ۲۲ جنوری سمندری طوفان اور باد و باراں کی وجہ سے موزنبیق کے شمالی ساحلی علاقہ میں ہزاروں مکان زمین بوس ہو گئے۔ اور تمام سلسلہ مواصلات درہم برہم ہو گیا۔ سرکاری رپورٹ کے مطابق اب تک طوفان سے ۱۴۔ افراد ہلاک ہو گئے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ جانی و مالی نقصان کا اندازہ اس سے بھی زیادہ ہو سکتا ہے۔

مشرقی پاکستان میں تیل کی مانگ

ڈھاکہ ۲۲ جنوری۔ مشرقی پاکستان میں ۱۹۶۶ء کے مقابلے میں تیل کی مانگ میں ۱۷ فی صد کا اضافہ ہوا ہے یہ اضافہ تیسرے پنج سالہ منصوبے تحت مختلف صنعتوں اور زرعی سکیموں کو روبہ عمل لانے سے ہوا ہے اس امر کا انکشاف تیل کمپنیوں کے جریدہ "پٹرولیم" کی تازہ شمارہ کی ایک رپورٹ سے ہوا ہے۔

رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ ۱۹۶۶ء میں مشرقی پاکستان میں ۸ لاکھ چالیس ہزار ٹن تیل مہیا کیا گیا جب کہ ۱۹۶۷ء میں اس کی مانگ بڑھ کر دس لاکھ ٹن ہو گئی ہے۔

صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کے متعلق

حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:۔

"اس وقت چونکہ سلسلہ کو بہت سی مالی ضرورتیں پیش آ گئی ہیں جو عام آمد سے پوری نہیں ہو سکتیں اس لئے فوری ضرورت کو پورا کرنے کا ایک ذریعہ تو یہ ہے کہ جماعت کے افراد میں سے جس کسی نے اپنا روپیہ کسی دوسری جگہ بطور امانت رکھا ہوا ہے وہ فوری طور پر اپنا روپیہ جماعت کے خزانہ میں بطور امانت صدر انجمن احمدیہ داخل کر دے تاکہ فوری ضرورت کے وقت ہم اس سے کام چلا سکیں۔ اس میں تاجروں کا وہ روپیہ شامل نہیں جو وہ تجارت کے لئے رکھتے ہیں۔ اسی طرح اگر کسی زمیندار نے کوئی جائداد بیچی ہو اور آئندہ وہ کوئی اور جائداد خریدنا چاہتا ہو تو ایسے احباب صرف اتنا روپیہ اپنے پاس رکھ سکتے ہیں جو فوری طور پر جائداد کے لئے ضروری ہو اس کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے سلسلہ کے خزانہ میں جمع ہونا چاہیئے"

(افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ)

قیمتی سامان بجلی تیار کرنے والی فرم

ایس ایس آئی

مثلاً ۱۵ ایمپیئر پلگ پورسلین — ۱۵ ایمپیئر شو تھری پن

پلگ دو پن سالہ دو پورسلین — ہینڈل شو دو پن

شفیع سنز انڈسٹریز، سمال انڈسٹری اسٹیٹ سیالکوٹ

تقریب شادی

خاکسار کے بیٹے عزیزم عبدالقیوم کھوکھر انسپکٹر آدم جی جائے کی تقریب شادی مورخہ ۶ جنوری ۱۹۶۸ء بروز ہفتہ ربوہ میں عمل میں آئی۔ ان کے نکاح کا اعلان سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے بہمراہ منصورہ بیگم صاحبہ بنت مظفر حسین صاحب عباسی اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ ملٹری فارم ملتان (حال دارالرحمت ربوہ) مورخہ ۵ جنوری ۱۹۶۸ء دو ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھایا۔

مورخہ ۶ جنوری ۱۹۶۸ء کو بوقت شام دعا کے ساتھ تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ مورخہ ۷ جنوری ۱۹۶۸ء کو دعوت ولیمہ دی گئی۔ اس موقعہ پر بھی محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے دعا فرمائی بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر دو خاندانوں کے لئے ہر طرح بابرکت کرے۔ آمین۔ (چوہدری عبدالعزیز کھوکھر دارالصدر غربی ربوہ)

تلاش گمشدہ

میرا لڑکا شاہ نواز لائل پور میں ملازم تھا ایک دن کی چھٹی لے کر ربوہ آیا تھا پھر وہ بیمار ہو گیا۔ اور لائل پور دوبارہ چھٹی لینے اور علاج کرانے کے لئے چلا گیا تھا اس کے ساتھ ایک اور لڑکا سجاد حق بھی تھا۔ لڑکا کئی دنوں سے لاپتہ ہے جس کسی کو کچھ علم ہو مہربانی کر کے مندرجہ ذیل پتے پر پہنچا کر یا اطلاع دے کر شکریہ کا موقع دیں۔ علم دین مزدور محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ ضلع جھنگ۔

اشتہار

جدید سے جدید تر

طب یونانی، طب یورپ، ہومیوپیتھی اور اب کیوریٹو سسٹم (یعنی جدید ترین ہومیوپیتھی) قانون ارتقاء کا تقاضا اور نتیجہ ہیں۔

بواسیر، دمہ اور ہر قسم کا دردوں کے لئے ہماری دس دس روپیہ کی چار خوراکی اکسیریں کیوریٹو سسٹم کی افادیت و فضیلت کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ نسخہ جات اور نرخ نامہ کے کتابچے مفت طلب کریں۔

کیوریٹو میڈیسن کمپنی ۲۵ کمرشل بلڈنگ دی مال لاہور

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کیمسٹ گولبازار ربوہ

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ (منیجر)

حج کی اصل غرض یہ ہے کہ انسان ہر قسم کے تعلقات توڑ کر دل سے خدا کا ہو جائے

خدا تعالیٰ نے اس غرض کو پورا کرنے کے لئے ہی حج کی ظاہری صورت مقرر فرمائی ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ الحج کی آیات ۲۸ تا ۳۰ کی تفسیر کرتے ہوئے مزید فرماتے ہیں:۔

"اسلام نے جس طرح نماز اور روزہ اور زکوٰۃ ضروری قرار دیا ہے۔ اسی طرح اس نے حج کو بھی ایک ضروری فریضہ قرار دیا ہے بے شک حج کی اصل غرض روحانی طور پر یہ ہے کہ انسان ہر قسم کے تعلقات کو توڑ کر دل سے خدا کا ہو جائے مگر اس غرض کو پورا کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے ایک ظاہری حج بھی رکھ دیا ہے اور صاحب استطاعت لوگوں پر یہ فرض قرار دے دیا کہ وہ گھر بار چھوڑ کر مکہ مکرمہ میں جائیں اور اس طرح اپنے وطن اور عزیز و اقربا کی قربانی کا سبق سیکھیں کیونکہ اسلام جسم اور روح دونوں کی اہمیت کو تسلیم کرتا ہے جس طرح دنیا میں ہر ایک انسان کا ایک مادی جسم ہوتا ہے۔ اور جسم میں روح ہوتی ہے اسی طرح مذہب اور روحانیت کے بھی جسم ہوتے ہیں جن کو قائم رکھنا ضروری ہوتا ہے مثلاً اسلام نے نماز کی ادائیگی کے لئے بعض خاص حرکات مقرر کی ہیں اب اصل غرض تو نماز کی یہ ہے کہ انسان کے دل میں خدا تعالیٰ کی محبت پیدا ہو۔ اس کی صفات کو وہ اپنے ذہن میں لائے اور ان کے مطابق اور ان کے مطابق اپنے آپ کو بنانے کی کوشش کرے ان باتوں کا بظاہر ہاتھ باندھنے یا سیدھا کھڑا ہونے یا زمین پر جھک جانے سے کوئی تعلق نظر نہیں آتا۔ مگر چونکہ روح جسم کے بغیر قائم نہیں رہ سکتی اس لئے خدا تعالیٰ نے جہاں نماز کا حکم دیا وہاں بعض خاص قسم کی حرکات کا بھی حکم دے دیا جن مذاہب نے اس حقیقت کو نہیں سمجھا اور انہوں نے اپنے پیروؤں کے لئے عبادت کرتے وقت جسم کی حرکات کو ضروری قرار نہیں دیا۔ وہ رفتہ رفتہ عبادت سے ہی غافل ہو گئے۔ اور اگر ان میں کوئی نماز ہوتی بھی ہے تو ایک تمسخر سے زیادہ اس کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی۔ اسی طرح گو حقیقی حج یہی ہے کہ انسان ہر قسم کے تعلقات کو منقطع کر کے خدا کا ہو جائے۔ چنانچہ اسی لئے حدیث میں اگر کوئی شخص اپنے متعلق دیکھے کہ اس نے حج کیا ہے تو اس کی تعبیر یہ ہوتی ہے کہ اس کا مقصد پورا ہو جائے گا اور یہ ظاہر ہے کہ انسان کی زندگی کا سب سے بڑا مقصد خدا تعالیٰ کی عبادت ہے اور اس کا قرب حاصل کرنا ہے جیسے کہ وہ فرماتا ہے کہ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ کہ میں نے بنی نوع انسان کو صرف اپنا مقرب بنانے کے لئے پیدا کیا ہے پس حج اس بات کی علامت ہے کہ جس غرض کے لئے انسان کو پیدا کیا گیا تھا وہ اس نے پوری کر لی۔ یا دوسرے لفظوں میں یوں کہہ لیجئے کہ حج کیا ہے! خدا تعالیٰ کی رویت اور اس کا دیدار۔ مگر اس کے لئے خدا تعالیٰ نے ایک ظاہری جسم بھی رکھ دیا تا کہ جسم کے ذریعہ روح کی بھی حفاظت ہوتی رہے"

(تفسیر کبیر)

ضروری اعلان

سالانہ اجتماع انصار اللہ ۱۹۶۷ء کے موقع پر ماہنامہ انصار اللہ کی نئی خریداری کے سلسلہ میں وعدہ کرنے والے احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ براہ کرم پتہ جات اور رقم ارسال فرما دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(مینیجر ماہنامہ انصار اللہ ربوہ)

درخواست دعا

میرا بھانجا عزیز فاروق احمد چار سال کا ہو گیا ہے لیکن ابھی تک نہ تو کوئی بات کرتا ہے اور نہ ہی کوئی کھانے کی چیز خود بخود کھا سکتا ہے ٹائیفائڈ کے بعد سے منہ ہر وقت کھلا رکھتا ہے اور مونہہ سے پانی بہتا رہتا ہے بیماری کی وجہ سے کمزور بھی بہت ہو گیا ہے۔

احباب جماعت سے نہایت ہی دردمندانہ اور عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو کامل و عاجل شفا عطا کرے۔

(محمد نواز مومن۔ کارکن الفضل ربوہ)

(۲) خاکسار کو ایک ضروری کام کے سلسلہ میں بعض رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے احباب سے مقصد میں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (سید ناصر احمد اشرف ربوہ)

حکومت کا مقصد دفاعی قوت میں اضافہ اور عوام کا معیار زندگی بلند کرنا ہے

اناج کی پیداوار بڑھانے کے لئے تمام وسائل سے کام لیا جائے (صدر ایوب)

لاڑکانہ ۲۳ جنوری۔ صدر ایوب خان نے اعلان کیا ہے کہ موجودہ حکومت کا اولین مقصد ملک کی دفاعی قوت میں اضافہ اور عوام کا معیار زندگی بلند کرنا ہے حکومت کی تمام پالیسیوں کی بنیاد انہی دو رہنما اصولوں پر استوار کی گئی ہے۔ حکومت عوام کو افلاس سے نجات دلانے کا تہیہ کر چکی ہے۔ اور اس کے لئے تمام ذرائع بروئے کار لائے جا رہے ہیں صدر کل تیسرے پہر لاڑکانہ میں ایک زبردست جلسہ عام سے خطاب کر رہے تھے۔

صدر ایوب نے کہا کہ ہمارا مقصد صرف یہ نہیں کہ ہم خوراک کے معاملے میں خود کفیل ہو جائیں۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ ملک میں اتنا غلہ پیدا ہو کہ پاکستان غلہ برآمد کرنے والے ملکوں میں پھر سے شامل ہو جائے یہ بہت بڑا مقصد ہے اور اس کے حصول کے لئے ہمیں بے لوثی اور تندہی سے دوگنی محنت کرنے کا عزم کرنا پڑے گا کاشتکاروں کو چاہیئے کہ وہ عمدہ بیج استعمال کریں۔ زیادہ کیمیاوی کھاد استعمال کریں۔ اور کاشت کے جدید ترین ذرائع اور مشینوں سے کام لیا جائے صدر نے کہا کہ اس مقصد کو حل کرنے کے لئے ہمیں تمام انسانی اور مالی وسائل سے کام لینا چاہیئے۔

انہوں نے بتایا کہ گزشتہ دس سال سے میں ملک نے زراعت اور صنعت کے میدان میں قابل ذکر ترقی کی ہے اور کئی بڑے بڑے منصوبوں پر عمل درآمد ہو رہا ہے منگلا بند کی تعمیر سے ملک میں نیا دور شروع ہوا ہے۔ آب پاشی کی سہولتیں بڑھ گئی ہیں جس سے وسیع بنجر علاقہ قابل کاشت ہو جائے گا۔ بجلی کی پیداوار میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔ حکومت ایک منصوبہ پر کام کر رہی ہے جس کے تحت آئندہ پانچ سال تک صوبہ کے تمام پاور سٹیشنوں کو ایک گرڈ سے ملا دیا جائے گا جس کے بعد صوبہ کے کسی بھی علاقہ میں بجلی کی ترسیل ممکن ہو گی۔ اور اس میں تعطل پیدا نہیں ہو گا۔ صدر نے بتایا کہ تربیلا بند کے بعد بجلی گھر میں ۲۵ لاکھ کلوواٹ بجلی پیدا ہو گی۔ انہوں نے کہا کہ اب جو ترقی ہوئی ہے اس کی وجہ سیاسی استحکام ہے۔

پاکستانی جہاز بحیرہ عرب میں بھٹک گیا ۳۲ افراد ہلاک ہو گئے

مچھلیاں پکڑنے والا یہ جہاز پندرہ روز کے بعد کچھ کے بھارتی علاقے میں پہنچ گیا

کراچی ۲۳ جنوری۔ دبئی جانے والا ایک پاکستانی جہاز بحیرہ عرب میں موسم کی خرابی کے باعث بھٹک گیا اور پندرہ روز کی جدوجہد کے بعد کچھ کے بھارتی علاقے سندھوری پہنچ گیا۔ مچھلیاں پکڑنے والے اس جہاز پر سوار ۳۲ افراد بھوک اور پیاس سے جاں بحق ہو گئے۔ مزید ۴۰ افراد کو زندگی اور موت کی کشمکش کے دوران جہاز سے اتار کر ایک بھارتی ہسپتال میں داخل کر دیا گیا۔

واقعات کے مطابق مچھلیاں پکڑنے والا یہ جہاز کراچی سے خلیج فارس کے راستے دبئی روانہ ہوا تھا جہاز کے مالک نے مچھلیاں پکڑنے کے لئے متعلقہ حکومتوں سے اجازت حاصل کر لی تھی، ۲۱ دسمبر کو یہ جہاز کراچی سے ایک قریبی جزیرہ میں پہنچا جہاں اس پر ۱۳۵ بچے عورتیں اور مرد سوار ہو گئے عملہ کے ۱۹ ارکان اس کے علاوہ تھے۔ ان افراد کو یہ کہہ کر جہاز پر سوار کر لیا گیا تھا کہ انہیں دبئی میں نہایت معقول ملازمتیں دلائی جائیں گی۔ ان میں سے ہر شخص نے جہاز کے مالک یا اس کے ایجنٹ کو اڑھائی سو روپے ادا کئے تھے۔

بتایا گیا ہے کہ سفر کے دوران جہاز کی مشینری ٹوٹ گئی۔ اور جہاز سمندر میں ہچکولے کھانے لگا۔ موسم بھی انتہائی خراب تھا جہاز میں صرف ۶ دن کا پانی اور خوراک موجود تھی یہ ذخیرہ ختم ہونے کے بعد لوگوں کا گزارہ صرف سمندر کا پانی پی کر رہ گیا۔ پندرہ روز کی بھوک اور پیاس کی تاب نہ لا کر ۳۲ آدمی ہلاک ہو گئے سندھوری میں بھارتی پولیس نے جہاز پر قبضہ کر لیا۔ ۴۰ افراد کو نہایت نازک حالت میں نالیہ کے بھارتی ہسپتال میں داخل کیا گیا۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴